مطبوعات

تجارتی سود، تاریخی اور فقہی نقطۂ نظر سے ــ تالیف: جناب فضل الرحمٰن صاحب، لیکچرار شعبۂ سنی دینیات علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ ــ ملنے کا پتہ: یونیورسٹی پبلیکیشنز، ظہور وارڈ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (بھارت) صفحات ۱۷۶ ــ قیمت درج نہیں ــ

مغربی اندازِ فکر اور مغربی نظامِ معیشت نے مسلم معاشرے پر جو مختلف اثرات مرتب کیے ہیں ان میں ایک اثر یہ ہے کہ ہمارے ہاں شریعت کے وہ مسلّمہ حقائق بھی نزاعی امور کی حیثیت اختیار کرتے جا رہے ہیں جن کے بارے میں پہلے کبھی دو رائیں نہ تھیں۔ سود کی حرمت ان مسلّمات میں ایک مسلّمہ حقیقت ہے۔ قرآن مجید کے احکام، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طرزِ عمل، فقہائے امت کی تصریحات سب اس حقیقت پر شاہد ہیں کہ اسلام میں سود خواہ کسی نوعیت کا ہو، حرام ہے اور اس کی حلت کا کوئی جواز نہیں۔ مگر جو سرمایہ دارانہ نظام اس وقت ہم پر مسلط ہے، چونکہ اس کی بنیاد سود پر قائم ہے، اس لیے ہماری ملت کے بعض "خیر خواہوں" کو اس بات کی فکر دامنگیر رہتی ہے کہ کسی طرح اسے شرعی نقطۂ نظر سے جائز ثابت کر دیا جائے تاکہ مسلمان اس حرام کو ایک حلال اور طیب شے سمجھ کر خوشدلی کے ساتھ ہضم کریں۔ اس سلسلے کی پہلی

(بقیہ: رسائل و مسائل)

فرشتے تو دن رات انسانوں پر مصائب و شدائد بھی نازل کرتے ہیں، ان کی جانیں بھی قبض کرتے ہیں، تو کیا اب بعض انسان بھی خدائی کے مقام پر فائز ہونا چاہتے ہیں اور اپنے مخاطبین کو ملائکہ سمجھ کر انہیں یہ حق دینا چاہتے ہیں کہ وہ جس کی جان و مال پر چاہیں بلا تکلف ہاتھ ڈال دیں اور خدا کی زمین میں جو تباہی چاہیں مچاتے پھریں؟

کوشش ڈپٹی نذیر احمد نے کی۔ پاکستان قائم ہونے کے بعد مولانا جعفر شاہ صاحب پھلواری نے اس کے جواز کے لیے چند مضامین لکھے جنہیں بعد میں کتابی صورت میں شائع کیا گیا۔ زیر تبصرہ کتاب دراصل ان مضامین کا ناقدانہ جائزہ ہے جو خود ایک عالمانہ تصنیف کی صورت اختیار کر گیا ہے۔

کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصے میں جو تجارتی سُود کے تاریخی جائزے پر مشتمل ہے اس امر کا کھوج لگایا گیا ہے کہ جن ملکوں اور قوموں سے عربوں کے تعلقات قبل اسلام تھے ان میں پیداآوری قرضوں کی صورت کیا تھی اور پھر عہد نبوی میں اس میں کس نوعیت کی تبدیلیاں ہوئیں۔ کتاب کا یہ حصہ زیادہ قیمتی اور جاندار ہے۔ کتاب کے دوسرے حصے میں ربا اور اس کی مختلف شکلوں پر بڑی بصیرت افروز بحث ہے۔ فاضل مصنف کی مندرجہ ذیل صراحت ملاحظہ فرمائیں:

"لوگوں کے ذہنوں میں یہ ایک عام مغالطہ ہے کہ عرب جاہلیت میں صرف محتاج اور غریب ہی قرضہ لیا کرتے تھے۔ یا صرف صرفی مقاصد کے لیے ادھار خریدا کرتے تھے۔ اس کے برخلاف حقیقت یہ ہے کہ زبردست تجارتی جدوجہد اور ربا کے انتہائی ترقی یافتہ ادارے نے بیوع اور شرکت کی ایسی صورتوں کو جنم دیا تھا جن کا انحصار صرف قرض اور ادھار پر تھا۔ قرض اور اُدھار خریداری کا مطلب جاہلیت میں ہرگز یہ نہ تھا کہ خریدار لازمی طور سے غریب و محتاج ہو۔ اس نقطۂ نظر کی تردید صحیح بخاری کی ایک حدیث سے واضح طور سے ہوتی ہے جو کتاب البُیُوع میں ملتی ہے۔ یہ حدیث ہمیں بتاتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے قرض خواہوں کے طرز عمل کی تعریف فرمائی ہے جو خوشحال اور مالدار کو مہلت دیتا ہے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ صرف غریب ہی قرض خرید و فروخت نہ کرتے تھے۔ اس زمانے کے عربوں نے ایک دستور قرض خریدنے کا اور بقایا کی ادائیگی میں مہلت کے عوض سود ادا کرنے کا بنا لیا تھا۔" (ص ۲۲)

پوری کتاب بڑی ٹھوس اور مستند معلومات پر مشتمل ہے اور اس حقیقت کی وضاحت کرتی ہے کہ جو لوگ تجارتی سُود کو جائز قرار دینے کے لیے یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے اور ان کے زمانے میں لوگ نفع آور سُودی قرضوں سے ناآشنا تھے یہ بے وزن ہے۔ کتابت اور طباعت کا معیار

اچھا ہے۔ البتہ کتابت کی اغلاط بہت زیادہ ہیں۔

سورۂ انعام و سورۂ مائدہ۔ ترجمہ و تفسیر | تالیف: میاں منظور احمد صاحب ایم۔اے۔ پروفیسر شعبۂ علومِ اسلامی اسلامیہ کالج ریلوے روڈ، لاہور۔ شائع کردہ علمی کتاب خانہ اردو بازار، لاہور۔ سورۂ انعام صفحات ۴۱۸۔ قیمت ۶ روپے۔ سورۂ مائدہ صفحات ۴۶۴ قیمت ۶ روپے۔

پاکستان کے تعلیمی بورڈوں اور یونیورسٹیوں نے جب سے اسلامیات کو بطور مضمون نصاب میں شامل کیا ہے اسی وقت سے نصابی ضروریات کے پیشِ نظر بعض نہایت اچھی کتب مرتب کی گئی ہیں۔ زیرِ تبصرہ تصانیف بھی اسی مفید سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔ سورۂ انعام اور سورۂ مائدہ ایم۔اے علومِ اسلامیہ کے نصاب میں شامل ہیں۔ قرآن مجید کے مطالعہ کے لیے یوں تو اس ملت کے محققین اور مفسرین نے تفسیر کا نہایت اچھا ذخیرہ فراہم کر دیا ہے مگر اس کے باوجود اس بات کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ کوئی بالغ نظر اساتذہ طلبہ کے معیار، ان کی ذہنی الجھنوں اور ان کی ضروریات کو سامنے رکھ کر تفسیری مواد کو ایک جگہ جمع کر دے۔ اس ادق اور مشکل کام کو فاضل مصنف نے بڑی دیدہ وری سے سرانجام دیا ہے۔ تبصرہ نگار کے نزدیک ان تصانیف کا سب سے روشن پہلو یہ ہے کہ مصنف نے قدیم و جدید تفسیری لٹریچر سے استفادہ کیا ہے مگر کہیں بھی تجدد پسندی کے رجحانات کو سرایت نہیں کرنے دیا اور انہی حقائق کو بیان کیا ہے جو ہمارے اسلاف کی نظر میں صحیح اور مستند اور روحِ اسلام کے عین مطابق ہیں۔ ان کتب سے عام قارئین بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ کتابت طباعت کا معیار گوارا ہے۔

پنجابی نامہ | تالیف: جناب ارشاد احمد پنجابی۔ شائع کردہ: مرکزی اردو بورڈ، گلبرگ لاہور۔ صفحات ۲۷۸۔ قیمت: چار روپے۔

"پنجابی نامہ" پنجابی زبان کے ایسے الفاظ کا ذخیرہ ہے جو اردو زبان سے فطری مناسبت رکھتے ہیں اور اُسے وسعت دینے کے لیے اس میں بڑی آسانی کے ساتھ سموئے جا سکتے ہیں۔ اس ذخیرہ میں اچھی خاصی تعداد ایسے الفاظ کی ہے جن سے اردو زبان بالکل ناآشنا نہیں اور اس میں بغیر کسی تکلف کے جذب ہونے کی صلاحیت

رکھتے ہیں۔ اردو اور پنجابی میں بیگانگی کو دور کرنے اور اردو کے دامن کو وسعت دینے کے لیے یہ عمل بالکل ناگزیر ہے۔ کتاب کے مصنف بلاشبہ پنجابی زبان کے شیدائی ہیں مگر ان کے اندازِ فکر میں توازن اور تعمیر کا پہلو نمایاں ہے۔ وہ پنجابی زبان کی آڑ میں علاقائی عصبیتیں ابھارنا اور ملت کے شیرازے کو منتشر کرنا نہیں چاہتے بلکہ اسے اردو زبان کے قریب لاکر ان کے درمیان بعد کو دور کرنے کے لیے متمنی نظر آتے ہیں۔

ذخیرۂ الفاظ کو مختصر عنوانات کے تحت درج کیا گیا ہے اور ہر لفظ کی مختصر طور پر اردو زبان میں تشریح بھی کردی گئی ہے۔

مرکزی اردو بورڈ نے اسے ٹائپ میں نہایت اچھے معیار پر شائع کیا ہے قیمت بالکل مناسب ہے۔

ریاض الاذکار | تالیف: حافظ گوہر دین صاحب۔ ملنے کا پتہ چک ۲۴۲ گ۔ب۔ ڈاک خانہ خاص، براستہ جڑانوالہ، ضلع لائل پور۔ صفحات: ۱۲۳۔ قیمت ۷۵ پیسے۔

کتاب کے مصنف ایک صاحبِ دل بزرگ ہیں جنہوں نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ تبلیغ دین میں گزارا ہے۔ زیرِ تبصرہ کتاب بھی ان کے اسی جذبۂ تبلیغ کی مظہر ہے۔ اس میں محترم حافظ صاحب نے اسلامی تعلیمات کو بڑے سادہ اور سہل انداز میں قلمبند کیا ہے۔

یہ مختصر سی کتاب بڑی مفید ہے۔ ہم اس کے مطالعہ کی سفارش کرتے ہیں۔

زندگی | تالیف: پروفیسر اسرار احمد سہاروی صاحب۔ شائع کردہ: ادارہ مطبوعات انجمن طلبائے ادب ۲۴/بی سٹلایٹ ٹاؤن، گوجرانوالہ۔ صفحات ۱۰۹۔ قیمت دو روپے۔

یہ ایک اخلاقی ناول ہے جس میں معاشرتی مسائل کو فنی مہارت کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ مصنف کے اپنے الفاظ میں اس ناول کے لکھنے میں ان کا مقصد یہ ہے کہ بعض ضدی اور ظالم قسم کے ماں باپ اور نامعقول قسم کی ساس، نندیں، اس آئینہ میں اپنی صورت دیکھنے کی کوشش کریں کہ کس طرح اپنی عاقبت نااندیشی سے اپنے جگر گوشوں کو قبر میں سلا دینے کا سامان مہیا کر دیتی ہیں۔ یہ ناول ضبطِ نفس، عفت و پاکدامنی اور خلوص نیت جیسی بلند انسانی اقدار کو ابھار کر سامنے

لاتا ہے۔ اندازِ بیان بڑا مؤثر ہے اور ناول نگار کے گہرے احساس کا پتہ دیتا ہے۔

مقالاتِ یومِ شبلیؒ | مرتب: حافظ نذر احمد صاحب۔ ناشر: مسلم اکیڈیمی، ۱۸ محمد نگر۔ لاہور۔ صفحات ۱۰۰ قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے۔

۱۹۶۸ء میں شبلی کالج، لاہور میں بڑے اہتمام کے ساتھ یومِ شبلی منایا گیا۔ اس میں ملک کے نامور اصحابِ علم نے شرکت کی اور مولانا شبلی مرحوم کی علمی اور تصنیفی سرگرمیوں پر متعدد مقالات پڑھے۔ زیرِ تبصرہ کتاب ان بیش قیمت مقالات کا مجموعہ ہے۔ مقالہ نگاروں میں ڈاکٹر سید عبداللہ، ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار، پروفیسر افتخار احمد چشتی، سید غلام شبیر بخاری، مولانا سید مرتضیٰ حسین فاضل، پروفیسر شیخ محمد عثمان، ڈاکٹر سید سخی احمد ہاشمی۔ احسان بی۔ اے اور خالد کاشمیری شامل ہیں۔

مشرقِ وسطیٰ کے زخم | تالیف: گلب پاشا۔ ترجمہ: جناب ضیا شاہد۔ شائع کردہ: مکتبہ اردو ڈائجسٹ۔ سمن آباد، لاہور صفحات: ۷۵۔ قیمت ۲ روپے۔

کتاب کے مصنف کا نام مشرقِ وسطیٰ بالخصوص اردن کی تاریخ اور اُس کے حالات پر نظر رکھنے والوں کے لیے نیا نہیں وہ نسلاً انگریز ہیں مگر انھوں نے عرب ممالک اور خاص طور پر اردن کے ساتھ ایسی مناسبت پیدا کی کہ وہ عرب معاشرے کے اندر پوری طرح جذب ہو کر رہ گئے۔ ان کی قابلیت پر اعتماد کر کے انہیں اردن کی عرب فوج کی قیادت سونپی گئی اور ۱۹۲۸ء سے مارچ ۱۹۵۵ء تک کے عرصے میں وہ فوج پر ہی نہیں بلکہ اردن کی سیاست پر چھائے رہے۔ عرب ممالک سے اتنا قریبی تعلق ہونے کی وجہ سے گلب پاشا کی تصریحات میں گہرائی ہے ۔۔۔ زیرِ تبصرہ کتاب میں مصنف نے برطانوی قوم اور حکومت کو صیہونیت نوازی کی پالیسی کے تباہ کن نتائج سے خبردار کیا ہے۔ اور اسے بتایا ہے کہ روس اگر مشرقِ وسطیٰ پر قابض ہو گیا تو نہ صرف عرب ممالک برباد ہوں گے بلکہ خود برطانوی مفادات کو بھی شدید نقصان پہنچے گا۔

مشرقِ وسطیٰ کے حالات کو سمجھنے کے لیے یہ ایک مفید کوشش ہے۔ فاضل مترجم نے اس تصنیف کو بڑی عمدگی اور فنی مہارت کے ساتھ اردو کے سانچے میں ڈھالا ہے۔ کتاب کا معیارِ کتابت و طباعت اونچا ہے۔